خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 81

Track - 4

17:40

''گناہ اور ثواب کیا ہیں؟''

دینی کتابوں میں جو باتیں ہمیں ملتی ہیںاور جس میں گناہ، ثواب، نیکیاں اور برائیاں اور یہ سب یہ اصل میں تشریحات ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا قرآن پاک میں یہ عذاب کا اور ثواب کا ذکر آیا ہے۔ یہ تشریحات ہیں کہ یہ اتنی نیکیاں، اتنی یہ۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ نیکی ہے کیا چیز؟ یہ بات جو ہے یہ غور طلب ہے کہ نیکی کیا ہے، برائی کیا ہے۔ نیکی اور برائی کے بارے میں اس وقت تک کوئی آدمی فیصلہ نہیں کرسکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات علم میں نہ آجائے کہ بندے نے جو اچھا کام کیا اللہ تعالیٰ نے اسے پسند کیا۔ اور جو بندے نے برا کام کیا وہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپسند کیا۔ تو یہ نیکیوں کا ثواب اتنا ثواب اتنا عذاب روحانیت کے مطابق نہیں ہے۔ روحانیت تو یہ کہتی ہے کہ بھئی نماز کا ثواب یہ ہے کہ ، ثواب معنی حاصل نماز کا ثواب یا نماز کا حاصل یہ ہے کہ جب کوئی بندہ نماز قائم کرے تو اسے مرتبہء احسان حاصل ہوجائے۔ اور مرتبہء احسان یہ ہے کہ وہ انسان یا بندہ اللہ کو دیکھے۔ ایک آدمی نے بارہ سال کی عمر سے ساٹھ سال کی عمر تک نماز پڑھی۔ پچاس باون سال اور اس کے ذہن میں کبھی یہ تصور ہی نہیں ابھرا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں اس نماز کا کوئی فائدہ نہیں ہے، وہ نماز ہوتی ہی نہیں ہے۔ تو جب نماز ہی نہیں ہوئی تو ایک نیکی ، ستر ہزار نیکی ، دس ہزار نیکی یہ کچھ نہیں یہ سبایسی ظاہری چیزیں ہیں اور انسان جو ہے وہ کاروبار میں لگ جاتا ہے۔ مثلاً یہ کرو تو سترہزار نیکیاں ملیں گی۔ یہ کرو اتنے ہزار نیکیاں ملیں گی۔ یہ کاروبار ہے۔ اور کاروبار کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔ اب یہ کہ علمائے دین نے یہ کیا کیا کیوں کیا اب یہ تو بھئی ان سے پوچھنے کی بات ہے۔ روحانی لوگ جو ہیں وہ اسے نہیں مانتے۔ مثلاً یہ کرلیا تو اتنا ثواب مل گیا۔ کسی کو پانی پلا دیا تو اتنا ثواب مل گیا۔ بھئی کیا ثواب مل گیا؟ کیوں مل گیا؟ ایک آدمی پیاسہ ہے آپ کے گھر میں پانی ہے اسے پلادیجئے۔ آپ کہاں سے مالک ہیں آپ نے کیا پانی کی قیمت ادا کی ہے۔ آپ نے جو اس کو پانی پلادیا تو کون سا کما ل کیا۔ اللہ کی ایک چیز تھی آپ کے پاس موجود تھی آپ نے خود بھی پی اسے بھی پلادی۔ کل کو آپ پیاسے ہوں گے وہ آپ کو پانی پلادے گا۔ اس میں ثواب کا کیا تعلق ہوا بھائی۔ آپ بھوکے ہیں کل کو کوئی آپ کو روٹی کھلادے گا ، آج وہ بھوکا ہے آپ نے اس کو روٹی کھلادی ، روٹی کہاں سے کھلائی ۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو روٹی نہ دیتا آپ روٹی کہاں سے کھلادیتے۔ یہ جو نیکیاں کا جو گنتی ہے یعنی شماریات یہ کچھ

نہیں روحانیت میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اب علماء کیا کہتے ہیں وہ علماء جانیں اور اللہ جانے۔ روحانیت یہ بتاتی ہے کہ جو کام آپ کریں وہ خلوص نیت سے کریں اور اللہ کے لئے کریں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد یہ ہے کہ بھئی جو تم اپنے لئے چاہو وہ اپنے بھائی کے لئے بھی چاہو۔تو جب آپ اپنے لئے چاہتے ہیں کہ میں پیاسہ نہ رہوں اپنے بھائی کے لئے بھی یہی چاہوگے کہ پیاسہ نہ رہے۔ آپ اپنے لئے چاہتے ہیں کہ بھوکا نہ رہوں اپنے بھائی کے لئے بھی یہی چاہو کہ وہ بھوکا نہ رہے۔ اچھا آپ اپنے لئے یہ چاہتے ہیں کہ بھئی میں جو بھی کام کروں اس کا کوئی نتیجہ مرتب ہونا چاہئے۔ تو جب آپ نماز پڑھیں تو نماز کا بھی نتیجہ مرتب ہونا چاہئے۔ بھئی یہ کہ آپ کا اللہ سے تعلق قائم ہو۔ آپ اللہ کو دیکھیں۔ اللہ سے ہمکلام ہوں۔ اب یہ کہ آپ صبح سے شام تک کسی کی ملازمت کریں اور وہ آپ کو تنخواہ ہی نہ دے آپ کتنا ہی کام کرلیں صبح سے شام تک آپ مزدوری کریں وہ آپ کو مزدوری کے پیسے ہی نہ دیں ۔ صبح سے شام تک آپ دکان پر بیٹھے رہیں اور گاہک ہی نہ آئے ، کتنے دن آپ بہٹھیں گے؟ تو مقصد یہ ہے کہ یہاں جو بھی کام کیا جائے، کیا جاتا ہے، مادی دنیا میں اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ آدمی کے سامنے آنا چاہئے۔ جب وہ کام کرتا ہے۔ جب نتیجہ نماز کا، روزے کا ، حج کا ، زکوٰۃ کا، صرف اور صرف یہ ہے کہ اس عمل سے اللہ راضی ہوجائے۔ اب جب آپ یہ اس میں پھنس جائیں گے کہ بھئی اتنی نیکیاں ، ستر ہزار، بیس ہزار ، پچاس ہزار اور وہ پھر وہ جو اللہ کی جو خوشنودی کے بعد ، اللہ کے سامنے جو حضوری ہے اللہ کا جو دیکھنا ہے، اللہ سے جو ہم کلام ہونا ہے اس طرف سے آپ کا ذہن ہٹ جائے گا۔ اور آپ گنتی میں لگے رہیں گے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی آپ کو ملازم رکھے اور وہ کہے کہ صاحب آپ میرے ہاں ملازمت کریں صبح سے شام تک میں آپ کو اتنی نیکیاں دوں گا۔ ایک کروڑ نیکی آپ کے حساب میں ہوگی۔ تو آپ کیا ملازمت کرلیں گے۔ یہ اصل میں میرے اپنے حساب سے تو یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔ یہ جو گنتی شماریات کا جو چکر ہے یہ یہودیوں نے بڑی گڑبڑ کی ہے۔ یہودیوں نے بہت ساری حدیثیں وضع کرکے اسلام میں داخل کی ہیں۔ یاد رکھئے کہ مسلمانوں کا اگر کوئی اول آخر دشمن ہے تو وہ یہودی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے اسلام میں جو رخنے ڈالنا شروع کیا ، اسلام میں جو سازشیں اسلام کے خلاف کی ہیں ۔ انتہا یہ کہ حضور پاک ﷺ جب فاتح مکہ ہونے کی حیثیت سے مکے میں داخل ہوئے تو ایک آدمی سے جناب سوئی چبھنے سے جتنا خون نہیں نکلتا اتنا خون نہیں نکلا۔ لیکن حضور پاک ﷺ کو انہوں نے اتنا پریشان کیا، اتنا پریشان کیا کہ حضور ﷺ نے ان کو مدینے سے نکال دیا۔ تو یہ یہودی سازش کی وجہ سے اس میں نیکیوں کی ، شماریات کی آگئی ہے جناب حدیثوں میں پتہ نہیں کیا کیا چیزیں انہوں نے وضع کردیں، داخل کردیںاب یہ پتہ ہی نہیں چلتا کون سی حدیث موضوع ہے، کون سی حدیث صحیح ہے۔ اب کیسے کہہ دیں یہ صحیح ہے ۔ اب جیسے علماء نے چھ ، چھ کتابیں ملتی ہیں حدیث کی۔ ہر کتاب ہی غلط تھی۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح نسائی، صحیح ترمذی، صحیح مشکوٰۃ۔ اب
سوال یہ ہے کہ یہ ساری ہی غلط تھیں تو اب یہ کیسے سمجھا جائے کہ یہ جو
ہمارے پاس موجود ہے یہ صحیح ہے۔ اچھا پھر وہ غلط کدھر گئی۔ صحیح کہتے
ہیں صاحب صحاح ستہ۔ چھ کتابیں جو اب اس کی اس کو کہتے ہیں صحاح ستہ
لیکن ایک کے نام کے ساتھ صحیح بخاری، صحیح مسلم ۔ کوئی تو بخاری ہوتی،
کوئی تو مسلم ہوتی۔ صحیح، صحیح، صحیح، صحیح۔ ساری ہی غلط تھیں۔ اچھا
پھر یہ نشاندہی کوئی نہیں کرتا کہ بھئی یہ جو بخاری صاحب نے حدیث لکھی ہے
اس کو غلط کس نے کیا پھر صحیح کس نے کیا۔ اور پھر جب غلط کیا تو وہ غلط
کدھر گئی اور وہ کہاں گئی۔ پتہ تو چلے نہ کہ یہ غلط ہے یہ صحیح ہے۔ تو اسلا
م میں اتنا بڑا رخنہ ڈال دیا انہوں نے یہودیوں نے کہ اسلام کی جو اصل روح ہے
وہ پردوں میں چھپ گئی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام و اکرام ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ فرمالیا ہے ورنہ وہ قرآن میں بھی تحریف کرتے۔ اور
انہوں نے قرآ ن میں تحریف کرائی ہے۔ وہ جو انہوں نے تفسیر بنائی ہے۔ اللہ
تعالیٰ نے چونکہ وعدہ کرلیا ہے اس کا کہ قرآن میں تبدیلی نہیں ہوسکتی اس
لئے قرآن میں آپ کو کسی بھی طرح سے تبدیلی نہیں ملتی۔ ورنہ آپ تفسیر
دیکھیں اب اگر چار تفسیریں، دو تفسیریں، بیس تفسیریں ہر تفسیر الگ ہے۔ ہر
آدمی نے قرآن کاجو ذرا ترجمہ ہی الگ کردیا۔ مثلاً غلام احمد قاد ر نے ترجمہ
کرکے یہ ثابت کردیا کہ وہ پیغمبر ہے ۔ جبکہ سیدھی سیدھی بات ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے خود کہا کہ خاتم النبیین۔ وہ کہتے ہیں جی خاتم النبیین کا مطلب تو یہ
ہے کہ محمد ﷺ جو ہیں وہ ایسے ممتاز ہیں انبیاء میں کہ جیسے ہاتھ میں
انگوٹھی۔ایک آیت کو اس نے بدل کے خاتم کرکے وہ جناب انگوٹھی بنا کے اپنے آپ
کو ثابت کردیا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ اس کی یہ ہے کہ ایک آیت جب قرآن
میں ہے تو دوسری اس چیز سے متعلق آیتیں ہیں وہ ان کا بھی انکار کرنا چاہئے۔
یہاں اللہ تعالیٰ خاتم النبیین کہتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ یہ بھی تو فرمارہے ہیں
کہ میں نے آج کے دن محمد ﷺ پر اپنی پوری نعمتیں پوری کردیں۔ الیوم اکملت لکم
دینکم، میں نے دین کی تکمیل کردی۔اور حضور پاک ﷺ پہ جتنی بھی نعمتیں ہیں
پوری نوع انسانی میں کسی فرد کے اندر سکت اور شعور تھی اس کے مطابق
رسول اللہ ﷺ کو دے دی گئی۔ تو جب دین کی تکمیل ہوگئی تو نئے پیغمبر کی کیا
ضرورت ہے۔ لیکن دیکھئے صرف اس آیت میں تحریف کرکے اپنے آپ کو نبی ثابت
کردیا اور ۔ پتہ نہیں کتنے پیغمبر پیدا ہوئے ، کتنے مدعی پیدا ہوئے ، کتنے کیا پیدا
ہوئے، کتنے کیا پیدا ہوئے۔ اور سب جو ہے وہ حدیث کا سہارا لیتے ہیں۔ یہ
نیکیوں کا چکر جو یہ حدیثوں کا چکر ہے سارا۔ اور حدیث پاک کے بارے میں یہ
بھی ایک حدیث ہے کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی باتوں کو بیان کرنا شروع
کیں تو حضور پاک ﷺ نے منع فرمادیا۔ اور یہ فرمایا کہ میں اپنے بعد دو کتابیں نہیں
چھوڑنا چاہتا۔ بس اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ یہ اس حدیث
کو وہ موضوع کہہ دیتے ہیں۔ ضعیف کہہ دیتے ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے اپنی زندگی

میں کیوں منع کیا کتاب لکھنے کو ۔ یہ نیکیاں شیکیاں جو ہیں یہ کاروبار ہے، دنیا
داری کا حساب ہے۔ اس میں کوئی اس میں مذہب کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔
اور جہاں تک بھئی علماء کرام کا تعلق ہے علماء کرام تو اس بات کا بھی جواب
نہیں دے پاتے کہ صحیح مسلم کیا ہے، صحیح بخاری کیا ہے۔ اصل چیز ہے قرآن۔
اور پھر حضور پاک ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے اگر میری کوئی بات قرآن سے ٹکرائے تو
اس کو چھوڑ دو۔ قرآن میں یہ کہیں نہیں ہے کہ نماز پڑھوگے تو ستر ہزار
نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن میں یہ کہیں نہیں ہے کہ
نماز پڑھو۔ وہاں تو یہ ہے بھئی نماز کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرو۔
قائم کرو صلوٰۃ۔ ایک سو سے زیادہ دفعہ ذکر ہے نماز کا۔ ایک سو بہت زیادہ
بہرحال قرآن میں ہرجگہ یہی ہے قائم کرو ۔ یہ کہتے ہیں پڑھو، پڑھو، پڑھو۔
یہاں ہی تو سب سے بڑی غلطی ہوگئی۔ اب یہ نیکی بدی، نیکی ویکی کا چکر یہ
اتنا ہے قرآن پاک میں من یعمل مثقال ذرۃ خیر یرا و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرا
... اللہ تعالیٰ کے پاس جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ بھی اللہ کے پاس محفوظ
ہے۔ اور اگر تم نے ایک ذرہ برابر برائی کی ہے تو وہ بھی اللہ کے پاس محفوظ
ہے۔ اس طرح محفوظ ہے جس طرح کوئی چیز تول دی جاتی ہے۔ یہ نیکیوں کا
چکر، ستر ہزار، پچھتر ہزار یہ روحانیت میں اس کو کہیں نہیں ملتا۔روحانیت یہ
کہتی ہے کہ نماز کی جزا یہ ہے کہ آپ اللہ کو دیکھیں ، اللہ آپ کو دیکھ لے۔ اور
نماز میں جناب اللہ کو نہیں دیکھ سکے اور آپ کو یہ پتہ نہیں چلا کہ اللہ آپ کو
دیکھ رہا ہے تو سرے سے نماز ہوئی ہی نہیں۔ نیکیاں غلط ہوگئی ساری۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ(عربی آیت لیس البر...) کہ یہ نیکی نہیں
ہے کہ تم منہ کرو مغرب کی طرف ، مشرق کی طرف۔ یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو
نیکی ہی قرار نہیں دیتے۔ قرآن پاک کے حساب سے۔ جب نیکی ہی نہیں ہے تو
یہ گنتی اور شماریات پھر کہاں سے آگئی۔ اور حضور پاک ﷺ کا بھی یہ ہے کہ
الصلوٰۃ معراج المؤمنین۔ کہ نماز جو ہے وہ مومن کو غیب کی دنیا میں داخل
کردیتی ہے۔ اس میں بھی نیکی نہیں ہے۔ انسان نے جب نماز قائم کی اس کا
رابطہ اللہ سے قائم ہوگیا۔ اور اس کے اندر کی نظر کھل گئی پھراس نے اللہ کو
دیکھ لیا اور غیب کی دنیا میں فرشتوں کو بھی دیکھ لیا۔ آسمانوں کو بھی دیکھ
لیا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح سے ملاقات بھی ہوگئی۔ مرنے کے بعد
کا عالم بھی اس کے سامنے آگیا۔ اسے یہ بھی پتہ چل گیا کہ یہ زندگی گزار کے
مجھے کہاں جانا ہے کیا کرنا ہے۔ بس یہی حاصل ہے۔ نیکیوں کی شماریات جو
ہیں وہ قرآن سے ثابت نہیں ہوتی۔ کہ صاحب ایک آدمی نے مکے میں جاکر نماز
پڑھ لی ستر ہزار ثواب مل گیا۔ بھئی اللہ نے کیوں نہیں کہا ستر ہزار نماز کا
ثواب ہوگا۔ یہ سب یہودیوں کی دی ہوئی چیزیں ہیں۔ اور یہ اس لئے یہودیوں
نے کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو حساب کتاب میں لگا دیا جائے اور جو اصل روح ہے
اسلام کا یعنی اللہ تعالیٰ سے قربت، اللہ تعالیٰ سے تعارف وہ اس سے دور
ہوجائیں اور اپنی نیکیاں گنتے رہیں، گنتے رہیں ، گنتے گنتے مرجائیں۔روحانیت میں

یہ نہیں ہے، روحانیت تو یہ کہتی ہے یہ کاروبار ہے۔ اور اللہ کے ساتھ کاروبار ۔
جس اللہ نے ہر چیز آپ کو بغیر حساب کے دی ہے اس کے ساتھ آپ کاروبار
کررہے ہیں۔ آپ نے نماز پڑھی ستر نیکیوں کا ثواب مل گیا۔ اور آپ کو جو اللہ
نے کیا کہتے ہیں ہوا دی، پانی دیا، زمین دی، سورج چاند، تمام زمین کے اوپر اتنے
پھل آپ کے لئے پیدا کردئیے ہیں، غذائیں پیدا کردی ہیں ، بیج پیدا کردیا۔اس کا
کوئی تذکرہ نہیں۔ اور دو آپ نے الٹی سیدھی وہ جناب ٹکریں ماردیں اور کہتے
ہیں ستر ہزار نیکیاں مل گئیں۔ کیا واہیات بات ہے بھئی۔یہ اللہ تعالیٰ نے اتنی
جو آپ کو نعمتیں دیں اس کے شکر انے کے طور پر کیا آپ نماز ادا نہیں کرسکتے۔
یہ کس لئے گنتے رہیں۔ وہ بڑا مشہور قصہ ہے حضرت رابعہ بصری کا ایک جگہ
دوڑی ہوئی جارہی تھیں ایک ہاتھ میں ان کے آگ تھی۔ایک ہاتھ میں پانی تھا۔
لوگوں نے پوچھا مائی صاحبہ کہاں تشریف لے جارہی ہیں۔ انہو ں نے کہا میں تو
یہ جو آگ ہے نہ اس سے جنت کو جلادوں گی۔ آگ سے خاکستر ہی کردوں گی
اس کا وجود ہی جلادوں گی۔ اور یہ پانی ہے اس سے دوزخ کو بجھا دوں گی۔
جس کو دیکھو جنت کے چکر میں اللہ تعالیٰ کو راضی کررہا ہے۔ اللہ کو اللہ کے
لئے کوئی راضی ہی نہیں کرتا۔ یہ تصور جو ہے روحانیت میں یہ شماریات میں
آہی نہیں سکتی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی نعمتیں بندے کو عطا کی ہیں
وہ اسے گن ہی نہیں سکتا۔اب آکسیجن ہے آپ کتنی ہی آکسیجن کھاجاتے ہیں۔
پانی ہے، کتنا پانی پی جاتے ہیں۔ ہوا ہے ، کتنی ہوا آپ کے پھیپھڑوں میں چلی
جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں جو اللہ نے دی ہیں یہ اس کو تو گن کے دکھاؤ۔ یہ
ستر ہزار تو نیکیاں گنتے ہیں ، یہ سب کاروبار ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو
ناپسند کرتے ہیں اور قرآن پا ک میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو
ہماری آیتوں کا کاروبار کرتے ہیں میں ان کا پیٹ دوزخ کے انگاروں سے بھردوں
گا۔ قرآ ن میں یہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کاروبار کو نہیں پسند کرتے۔ کاروبار تو بھئی
اس کے ساتھ کیا جائے کہ تم اس کے لئے کچھ کرو وہ تمہارے لئے کچھ کرے۔ اللہ
کے ساتھ کاروبار کیا کرسکتے ہو۔ اللہ کو وہ کیا دے سکتا ہے۔ اپنی پیدائش پہ تو
آپ غور کریں۔ کس طرح آپ پیدا ہوئے۔ نومہینے تک ماں کے پیٹ میں رہے۔ وہ
جناب ڈھائی تین سال تک وہ جناب بیٹھ سکتے ....

★★★★★